اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ مارچ (بوقت ۹ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ حسب معمول کل بھی حضور سیر کیلئے تشریف لے گئے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۹ مارچ - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جناب وزیر اعظم صاحب (اڑیسہ) کی کیرنگ میں تشریف آوری

(اور)

جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلامی لٹریچر کی پیشکش اور احمدیت کی بعض خصوصیات کا تذکرہ

کیرنگ (اڑیسہ) مورخہ ۲۳ فروری بوقت ۲½ بجے سہ پہر جناب وزیر اعلیٰ اڑیسہ آنریبل بیجو نند پٹنائیک اور جناب راجہ صاحب دسپلہ مع دیگر رفقاء کے کیرنگ تشریف لائے۔ اس موقعہ پر کیرنگ کی شاہراہ پر ایک بہت بڑی تعداد میں جماعت کے افراد نے آپ کا نہایت پرجوش استقبال کیا۔ آپ کی کار اور راجہ صاحب دسپلہ کی کار ہجوم میں آہستہ آہستہ جلسہ گاہ کی طرف بڑھنے لگی جلسہ کا انتظام جامع مسجد احمدیہ کیرنگ کے مغربی جانب وسیع کمپاؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ وزیر صاحب کی کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد ہزاروں کے اجتماع میں مکرم مصاحب خاں صاحب نے اڑیہ زبان میں نظم جو اس موقعہ کے لئے انہوں نے تیار کی تھی خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ جس میں اسلام کی تبلیغ کا پہلو بھی لطیف رنگ میں موجود تھا۔ بعدہٗ وزیر صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس میں بعض مقامی مشکلات کا ذکر کیا گیا۔ جس کے جواب میں جناب وزیر صاحب محترم نے نہایت سلجھے ہوئے انداز میں مقامی باشندگان کو بعض امور کی طرف توجہ دلائی اور حکومت کی طرف سے بھی حسب گنجائش امداد کا یقین دلایا

اس موقعہ پر خاکسار کو بھی اظہار خیال کا موقعہ ملا۔ سب سے پہلے خاکسار نے کیرنگ جیسے دیہات میں وزیر صاحب کی آمد اور ملک و قوم کی یہ خدمت بجا لانے کا موقعہ میسر آنے پر آپ کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد آیت کریمہ

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و

اُولی الامر منکم

کی تشریح کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ اسلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ جہاں خدا اور اس کے رسول کی اطاعت ہم پر فرض ہے وہاں حکام وقت کی اطاعت بھی ضروری ہے اور بتایا کہ جماعت احمدیہ اسی اصول کے ماتحت گورنمنٹ کی ہمیشہ وفادار رہی ہے اور شروع ہی سے کانگرس گورنمنٹ کا ساتھ دیتی چلی آرہی ہے۔ اس موقعہ پر خاکسار نے مرکز سلسلہ کی بعض ہدایات کا اخبار بدر سے حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ہمارے مرکز نے پہلے ہی یہ اعلان کر رکھا ہے کہ "آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے نمائندے کے حق میں ووٹ دیا جائے۔ کیونکہ یہ سیکولر اصول کی حامی اور مذہبی فرقہ داری کے خلاف ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ نیز خاکسار نے اچھی طرح اس کی تشریح کی کہ "اولی الامر منکم" کے یہی معنی ہیں کہ حکومت وقت کی وفاداری کی جائے خواہ یہ حکومت کسی مذہب اور کسی قوم سے تعلق رکھتی ہو۔ جماعت احمدیہ اسی اصول پر قائم ہے۔ مگر دیگر مسلمان اس کی مختلف تاویلیں کرتے رہتے ہیں جو اسلام کی مقدس اصولی تعلیم کے مطابق نہیں ہیں۔

وزیر صاحب موصوف سے مخاطب ہوتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کیرنگ نے جو ابھی ابھی چند مقامی ضروریات کو آپ کے سامنے رکھا ہے وہ بحیثیت حاکم اور رعایا کے ہے ——— چونکہ آپ حاکم ہیں اور ہم آپ کے ماتحت ہیں اسلئے ان مشکلات کے حل کی درخواست آپ سے کی گئی ہے ورنہ اس کا ووٹ سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ احمدیت کی اصولی تعلیمات اور ہدایت کے مطابق ووٹ ہم نے کانگرس کے نمائندے کو ہی دینے ہیں۔ اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کیرنگ اپنے ووٹ جناب راجہ صاحب دسپلہ کو ہی دے گی جو کانگرس کمیٹی کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں (انشاء اللہ)

تقریر کے اختتام پر خاکسار نے مندرجہ ذیل لٹریچر جناب وزیر صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا۔

1- Massage of Peace
2. Election manifesto
3. Whey I believe in Islam
4. Our Foreign missions

5 - سری کرشن کا پیغام آگ طن۔ بزبان اڑیہ

6 گوڈی سے سودگ پارتا بزبان اڑیہ

جناب وزیر صاحب محترم نے پیش کردہ لٹریچر کو بڑی خوشی کے ساتھ قبول فرمایا۔ اور جب تک بیٹھے رہے اس کو پڑھتے رہے اور حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہے یوں بڑی سنجیدگی سے خاکسار کی تقریر کو سنتے رہے۔ اور درمیان میں مسکراتے بھی رہے۔

الوداعی موقع پر خاکسار سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہنے لگے ہم پھر کیرنگ آئیں گے نیز لٹریچر مطالعہ کرنے کا بھی وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار سید محمد موسیٰ
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کیرنگ (اڑیسہ)

ہفتہ وصیت ۲۲ تا ۲۸ مارچ

عہدیداران سیکرٹریان اور مبلغین کرام توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام بدر کی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے اس کے مطابق بھارت میں ہفتہ وصیت ۲۲ تا ۲۸ مارچ منایا جا رہا ہے۔ تمام جماعتوں کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ حضور انور کے اس پیغام کی تعمیل میں ہفتہ وصیت پوری توجہ اور کوشش سے منائیں اور احباب جماعت پر وصیت کی اہمیت کو واضح کر کے موصیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوشش فرمائیں۔ حضور کا یہ پیغام دفتر ہذا کی طرف سے جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

[illegible] ... پرنٹر و پبلشر ... پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ ... قادیان

وصیت کے بابرکت نظام کی بعض ضروری تفصیلات

کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقتبس از رسالہ الوصیت

خدا تعالیٰ نے اپنی وفات کی خبر پاکر وفات سے ۲½ سال قبل اواخر ۱۹۰۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے حسب منشاء الٰہی اپنی جماعت کے ہر فرد کو ایک خاص وصیت کی تحریک فرمائی۔ جس سے ایک ایسے روحانی نظام نو کی تعمیر کی بنیاد رکھ دی گئی جو اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کی روشنی میں اس زمانہ کی ضرورت کے عین مطابق تھا۔ وقت آتا ہے کہ یہی بابرکت نظام دنیا میں رائج مختلف نظام ہائے دنیوی کی جگہ لے گا اور نوع انسان کی جملہ ضروریات کو اس کے تحت بتمام و کمال پورا کیا جائے گا ذیل میں اس نظام وصیت کی بعض تفصیلات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے مبارک الفاظ میں درج کی جاتی ہیں۔ احباب ان کو بغور مطالعہ فرمائیں اور حسب ارشاد زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب کرام کو اس میں شامل ہو جانے کی تحریک کریں۔ (ادارہ بدر)

بہشتی مقبرہ کی بنیاد اور اس کیلئے خاص دعائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"اس جگہ ایک امر قابل تذکرہ ہے کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات دکھانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے تیار ہو جائے اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ یہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کیلئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ . . . . . . اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلد انتظام کیا جائے۔ اسلئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی — اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی — اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العٰلمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العٰلمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العٰلمین۔

ایسے قبرستان کیلئے بعض ضروری شرائط

فرمایا:۔

"اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجا لانا ہوگا:۔"

"پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔"*

"دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایات اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔"

"تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

نظام وصیت کے وسیع تر اغراض و مقاصد

اور

وصایا کے اموال کے مصارف

فرمایا:۔ (وصایا سے) یہ مالی آمدنی ایک بادیانت

* یعنی رستہ کی درستی۔ پل کی تعمیر۔ کنوئیں کا لگایا جانا۔ درختوں سے مقبرہ کی خوشنمائی وغیرہ ابتدائی مصارف (بدر)

اور اہل انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایات مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے تو وہ لوگ جو اُن کے جانشین ہوں گے اُن کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔

ان اموال میں سے اُن یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت کے ترقی دی جائے۔

یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں۔"

بعض مزید ہدایات

فرمایا:۔

"ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو . . . . . . وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں اسلئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے۔ اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔"

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس نظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔"

"واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے اُنہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں —

— بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش اُن میں پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔"

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں۔ اور دعا میں لگے رہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین"!!

(رسالہ الوصیت مطبوعہ دسمبر ۱۹۰۵ء)

تم جلد سے جلد وصیت کرو

تاکہ

جلد سے جلد نظامِ نو کی تعمیر ہو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظام وصیت پر ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں تحریکِ وصیت کے نتیجہ میں عالمگیر فوائد اور اغراض و مقاصد پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی۔ اور بیان فرمایا کہ جس روحانی نظام نو کی اس وقت زمانہ کو ضرورت ہے۔ اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رکھ دی چنانچہ اسی لیکچر تقریر کے آخر میں حضور نے فرمایا:-

"غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اُس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ تعالیٰ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا۔ نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روزویلٹ بنا سکتے ہیں۔ یہ اٹلانٹک کے چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں۔ اور اس میں کئی نقائص، کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں۔ نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے۔ جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔

پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے یہ جو کہ آپ لوگوں میں سے ہر جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اُس نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اُس نظام نو کی جو اُس کی اور اُس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے اور جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے اور اگر اپنی نادانی کی وجہ سے ابھی حصہ نہیں لے سکا تو وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا رہے۔ اُس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔ تم جلد سے جلد وصیت کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں اُن سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیکر دینی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔ اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردیہہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر اور غریب کو۔ ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(نظام نو)

٭ کو پوری شرح کے مطابق حصہ ادا کرنے کے ساتھ اور کیا بلحاظ اس کے روحانی حصہ کی طرف بیاد توجہ دے کر جو ایک انسان کو خدا کی نگاہ میں بھی اُس بڑی نعمت کا حقدار بنا دے جس کے حصول کیلئے اُس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ اپنی وصیت کے ساتھ پیش کر دیا!!

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی نمونہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں دین اسلام کے احیاء اور اس کی تجدید کے لئے مبعوث فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ ایک مخلص جماعت کھڑی کر دی جو آپ کے بتائے ہوئے پروگرام کے مطابق اسلام کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کے کام میں تن من دھن سے لگی ہوئی ہے آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے پر بڑا زور دیا۔ اور درحقیقت یہی وہ نقطہ مرکزی ہے جس کی تلقین نہ صرف آپ نے بلکہ ہر زمانہ کا مامور اور مرسل اپنی امت کو کرتا رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:-

بل تؤثرون الحیٰوۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقیٰ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ (سورۃ الاعلیٰ)

اس زمانہ کے خاص تقاضوں کے پیش نظر اور اسلام کی اصولی تعلیمات کی روشنی میں خدا تعالیٰ سے خاص اشارہ پاکر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے سامنے تحریکِ وصیت کی ایسی سکیم پیش کی جس کی جمیع شرائط اور پابندیوں کی رعایت کے نتیجہ میں ایک طرف ہر موصی کی انفرادی زندگی ایک مثالی زندگی بن جاتی ہے تو دوسری طرف ایسے مخلصین کی اجتماعی مالی قربانیوں سے دین کو ایسی تقویت و استحکام حاصل ہوتا ہے کہ ایک شخص محقق بالطبع ہو کر اگر اس کی جملہ تفصیلات پر غور کرے تو بیشمار دینی فوائد و منافع اس کے سامنے آ جاتے ہیں۔

ہر سچے مومن کی انتہائی خواہش اور تمنا ہوتی ہے کہ اس کی زندگی خدا تعالیٰ کی رضا میں کٹے اور اس کا انجام بخیر ہو۔ اور اس میں تو کسی کو شک و شبہ نہیں کہ یہ زندگانی چند روزہ ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کب اور کس وقت اسے آخری بلاوا آ جائے۔ پھر کیوں نہ ایک مومن جو زیادہ سمجھدار ہوتا ہے اس اہم امر کی طرف متوجہ ہو۔ کہ اس کی زندگی خدا کی رضاء کے حصول اور اس کی خوشنودی کی تلاش میں گذرے۔ اس پرچہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں تحریک وصیت کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ جو ۲۲ مارچ تا ۲۸ مارچ کے ہفتہ وصیت کے سلسلہ میں ہے۔ وصیت کی تحریک ہماری جماعت میں ایسی شائع اور متعارف ہے کہ بس اشارہ کر دینا کافی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ وہ بنیادی فنڈ جمع کیا جاتا ہے۔ جس سے اسلام کی پُرامن تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت اور دیگر نہایت وسیع اور مفید دینی مقاصد کو تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۷ سال سے برابر یہ تحریک جاری ہے۔ اور اس کے اعلیٰ نتائج منصۂ شہود میں آ چکے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے اس بات کی احباب جماعت وصیت سے متعلق شائع شدہ ضروری اقتباسات کو بار بار اور بڑے غور و تدبر سے مطالعہ فرمائیں۔ پھر جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے وصیت کی تحریک میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے۔ وہ اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف زیادہ تندہی سے متوجہ ہوں کیا بلحاظ اس کے کہ مالی حصہ کی

خطبہ جمعہ

تحریکِ وصیّت ایمان کی آزمائش کا ایک خاص ذریعہ ہے

جو احمدی وصیت کے قواعد کو پورا کرے گا اور مالی قربانی پیش کریگا وہی جنتی کہلانے کا مستحق ہوگا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۶ء بمقام قادیان

نوٹ:- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ قبل ازیں اخبار الفضل ۵/۶۱ کے حوالہ سے اخبار بدر مورخہ ۷/۱۲ میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر نظارت بہشتی مقبرہ قادیان کی طرف سے ۲۲ تا ۲۸ مارچ ہفتہ وصیت منائے جانے کا جو اعلان ہوا ہے اس کے پیش نظر اس خطبہ کو احباب کے استفادہ کے لئے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ)

بعض امور بظاہر چھوٹے نظر آتے ہیں لیکن [illegible] جمع ہو جاتے ہیں کہ ان حالات کی وجہ سے وہ امور غیر معمولی اہمیت پکڑ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت میں ایسے امور کی مثالوں سے ایک اہم مثال

حصّہ وصیت ہے

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ وہ تو سب باتوں کو جانتا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب رسالہ الوصیت شائع کیا تو آپ کے ذہن میں وہ مشکلات نہ تھیں۔ ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وصیت حقیقی طور پر بھی نجات کا ذریعہ ہے۔ اگر وہ مشکلات نہ پیدا ہوتیں اور اس قسم کے حالات وصیت کے متعلق رونما ہوتے تو خیال ہو سکتا تھا کہ وصیت کا جنت سے کیا تعلق ہے۔ مگر اس کے گرد پیش ایسی مشکلات جمع ہو گئی ہیں۔ جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے قاعدہ کے ماتحت بتاتی ہیں کہ وہ اس امر کے گرد جمع ہوتی ہیں جو ہدایت کا باعث ہو جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیراً کہ

جو چیز ہدایت دینے والی ہوتی ہے

اس کے ذریعہ سے بہتوں کو ٹھوکر بھی لگتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم جب بہت بڑی ہدایت لے کر آیا تو اس قدر بڑی ضلالت بھی آئی تورات میں قرآن کریم کی نسبت ہدایت کم تھی۔ اس وقت ٹھوکر بھی کم تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آ سکتا۔ جو آپ کی نبوت کو منسوخ کر دے اس لئے آپ کے ذریعہ جہاں ہدایت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھل گیا ہے وہاں اس ہدایت کا انکار کرنے والوں کے لئے کفر کا دروازہ بھی کھول دیا گیا ہے۔ اب موسوی شریعت کا انکار کفر نہیں ہے کیونکہ اس کا زمانہ ختم ہو گیا اور اس کا کمال بھی ختم ہو گیا۔ اب کوئی شخص موسوی شریعت پر چل کر روحانی کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے مقابلہ میں اگر اسلام کے ذریعہ خدا کے قرب کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی کفر کا دروازہ بھی ہمیشہ کے لئے کھل گیا ہے۔

پس

ہر ہدایت کے ساتھ ضلالت

برابر چلتی ہے۔ اور یہ دونوں متوازی چلتی ہیں۔ کیونکہ جو چیز یھدی بہ کثیراً ہوگی وہ ساتھ ہی یضل بہ کثیراً بھی ہوگی۔ اگر وصیت کا مسئلہ یضل بہ نہ ہوتا تو عقل تسلیم نہ کرتی کہ بھلائی کا باعث بھی بن سکتا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو چیز ہدایت کا باعث ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ضلالت کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت بدلا نہیں کرتی۔ اب دیکھو وصیت کس طرح ٹھوکر کا موجب ہوئی۔ پہلے تو دوسروں کو اس سے ٹھوکر لگی۔ انہوں نے کہا روپیہ کمانے کا ڈھونگ نکالا گیا ہے ورنہ کسی زمین میں دفن ہو کر کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ بھی وہی بات ہے جو کئی مقامات پر بہشتی دروازہ بنا کر کہی جاتی ہے کہ جو اس دروازہ میں سے گزر جائے وہ بہشتی ہو گیا۔ اس طرح وصیت بہت سے لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوئی کیونکہ انہوں نے اس کی حقیقت اور مغز کو نہیں سمجھا

وصیت کا ہرگز یہ منشاء نہ تھا

کہ کوئی اس زمین میں دفن ہونے سے بہشتی ہو جائے گا اگر کافر کو رات کے وقت لوگ اس میں دفن کر جائیں۔ یا کسی ہندو کو دفن کر دیا جائے تو کیا وہ اس لئے جنتی ہو جائے گا کہ اس جگہ دفن کر دیا گیا۔ ہرگز نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منشاء اور نہ خدا تعالیٰ کا کہ خواہ کوئی کسی طرح اس زمین میں [illegible] جنتی ہو گا۔ بلکہ جو اصل منشاء تھا وہ یہ تھا کہ وصیت کے قواعد کو پورا کرے جو داخل ہوگا وہ جنتی ہوگا۔ گویا

وصیت کے قواعد

کو پورا کرنا علامت ہوگی اس بات کی۔ کہ پورا کرنے والا بہشتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں مومن کی علامتیں بتائی گئی ہیں کہ نماز کا پابند ہو۔ زکوٰۃ دے۔ حج کرے۔ خدا کی توحید پر ایمان لائے اور رسولوں پر ایمان لائے تو جنتی ہوگا۔ مگر دوسری محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے جنتی ہیں۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ ان شرائط کے ساتھ جو ایمان لائیں وہ جنتی ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ رکھا کہ جو شخص ان شرائط کے ساتھ اپنے آپ کو وصیت کے لئے پیش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے

جنتیوں میں شمار

کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کا دل اس بات کا خواہاں ہوتا ہے۔ کہ اسے کس طرح پتہ لگے کہ خدا کی رضا اسے حاصل ہو گئی۔ اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء معلوم کرنے کے ذرائع مختلف ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں تڑپ معلوم کر کے وصیت کے قواعد کے ذریعہ بتایا کہ اگر تم میں ایسا اخلاص ایسا ایمان اور تعلق باللہ ہو تو سمجھ لو کہ تم جنتی ہو گئے اس سے کم ہو تو بات مشتبہ ہے۔

خدا ہی جانتا ہے

کہ تمہارا انجام کیا ہوگا

یہ تو ایک ذریعہ ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کون جنتی ہے۔ جیسے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کی معرفت فرمایا تھا کہ جنت ان کو ملے گی جو

خدا کی راہ میں

جان اور مال دیں گے۔ چونکہ اُس وقت جہاد کی ضرورت تھی۔ اس لئے جان دینا بڑی علامت تھی۔ اور اس وقت [illegible] وغیرہ

تھا اور اس کی علامت یہ تھی کہ

جان اور مال

دیا ہے۔ مگر اب ایسا زمانہ ہے۔ کہ پہلے زمانے کی طرح جانیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اخلاق اور اعمال اور اموال کی قربانی کی ضرورت ہے۔ شاید کوئی کہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت بہشتی مقبرہ کیوں نہ بنایا گیا۔ تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں حالات ایسے تھے کہ

تاریخی طور پر

بہشتی لوگوں کی قبروں کو محفوظ رکھنا مشکل تھا اس وقت ریل نہ تھی۔ کہ دور دراز سے لاشیں لائی جا سکتیں۔ لوگوں میں اتنی جہالت تھی کہ قبروں کو اکھیڑ کر پھینک دینا معمولی بات سمجھتے تھے۔ اس وجہ سے قبریں قائم نہ رہ سکتی تھیں۔ اگر اس زمانہ میں بھی اسی طرح کی سہولتیں ہوتیں جیسی اب ہیں تو ان کے لئے بھی

الگ مقبرہ

تجویز کیا جاتا۔ مگر اس وقت لاشوں کا پہنچانا بہت مشکل تھا۔ اور اب تو ممکن ہے کہ وشینگٹن کے دوسرے سرے سے بھی لاش آ جائے۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ امریکہ سے دو چار دن میں لاش یہاں پہنچ سکتی ہے اور قبروں کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ظاہری علامت کے طور پر مقبرہ بہشتی بھی مقرر کر دیا ہے۔ ورنہ مقبرہ بہشتی تو پہلے سے ہی اسلام میں موجود ہے۔

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے

کہ جنت البقیع میں دفن ہونے والوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنتی ہیں۔ چنانچہ بعض نادانوں نے جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تو جو اُن کے متعلق خیال کرتے تھے کہ کافر ہو گئے۔ انہوں نے کہا ہم اس جگہ دفن نہ ہونے دیں گے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ جو اس جگہ دفن ہوگا وہ جنتی ہوگا۔ اس وجہ سے وہ جنت کے ٹھیکیدار بننے لگے ہم دفن نہ ہونے دیں گے۔ انہوں نے دیر کی۔ انہوں نے یہ اس لئے کیا کہ اس زمین کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس زمین میں دفن ہونے والا جنتی ہوگا۔ پس اس کا نام وعدہ نہیں رکھنا نہ اس کا اور نہ اس کا جو حضرت مسیح موعودؑ نے مقبرہ کے متعلق فرمائی۔ بلکہ یہ خبر ہے اور وعدہ اور خبر میں فرق ہوتا ہے اس کے ساتھ علامتیں بتائی گئی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اس کو پہچان لو کہ وہ جنتی ہوگا۔

پس پہلے تو وصیت سے دوسروں کو

ٹھوکر لگی اور یضل بہ کثیراً اس طرح پورا ہوا کہ یہدی بہ کثیراً بھی ضرور پورا ہوگا۔

دوسری ٹھوکر کمزور ایمان والوں کو لگی

انہوں نے وہی خیال کر لیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال سے کمزور ایمان والے مسلمانوں نے سمجھ لیا تھا کہ جو بقیع میں داخل ہو جائے وہ جنتی ہوگا۔ اس لئے انہوں نے خیال کر لیا کہ جو بہشتی مقبرہ میں داخل ہو جائے خواہ کسی طرح داخل ہو وہ جنتی ہوگا۔ یہ خیال کرکے انہوں نے دھوکہ سے اس میں داخل ہونا چاہا۔ مثلاً اس طرح کہ کہہ دیا کہ ہمارے مرنے کے بعد اتنی جائداد لے لینا حالانکہ اتنی جائیداد ہی نہ تھی۔ اس طرح انہوں نے گویا رجسٹر مقبرہ بہشتی میں اپنا نام لکھانا کافی سمجھا۔ جنتی بننے کے لئے اگر یہی بات ہو کہ جس طرح بھی کوئی اس زمین میں دفن ہو جائے وہ جنتی بن جائے گا تو ہمیں ہزاروں روپیہ اس پر خرچ کرنا پڑے کہ مقبرہ کے اردگرد پہرے دار مقرر کئے جائیں جو بندوقیں لے کر کھڑے رہیں تاکہ اس میں کوئی زبردستی دفن نہ کر جائے۔ ادھر جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف داخل ہو جانے سے ہی جنت مل سکتی ہے وہ رات کو لاش لا کر دفن کر جائیں۔ اس طرح مقبرہ تمسخر کا کھیل بن جاتا ہے۔ پس بعض نے اس طرح ٹھوکر کھائی کہ خیال کر لیا کہ اس زمین میں دفن ہونے سے انسان جنتی بن جاتا ہے اور اس کیلئے ٹھگی دھوکے کرے۔ اور بعض نے اس کی غرض اور منشاء کو نہ سمجھ کر دھوکہ کھایا۔ شاید کوئی کہے ادھر جنتی بننے کی خواہش اور ادھر دھوکہ کرنا یہ دونوں متضاد باتیں کس طرح پائی جا سکتی ہیں مگر

یاد رکھنا چاہیئے

کہ جو لوگ ایمان کو ٹونے ٹوٹکے کے طور پر سمجھتے ہیں اور جن کے عقیدہ کی بنیاد عقل پر نہیں ہوتی۔ وہ اسی قسم کی متضاد باتیں جمع کر لیتے ہیں۔ ہم اس کا نام ظاہر پر محمول کرکے دھوکہ کہتے ہیں مگر ایسے لوگ حقیقت میں سمجھتے ہیں کہ ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے نزدیک دھوکہ نہیں کر رہے ہوتے۔ عام مسلمانوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ سناتے تھے کہ بعض لوگ قرآن کریم کی چوری کو چوری نہیں سمجھتے اور ان کا خیال ہے کہ خدا کا کلام چرا لینا گناہ نہیں۔ ایک دفعہ ایک دوست کے سپرد کچھ روپے تھے۔ اس نے ذاتی مصارف میں اس خیال سے خرچ کر لئے کہ جب میرے پاس ہوں گے دے دوں گا۔ میرا اس شخص سے بہت تعلق تھا مگر انجمن میں

میں نے ہی سوال اُٹھایا

کہ اس طرح ان کو خرچ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اس دوست نے بھی اقرار کر لیا کہ غلطی ہو گئی ہے جلد روپیہ ادا کر دوں گا۔ مگر ایک اور دوست کھڑے ہو گئے جنہوں نے یہ بحث شروع کر دی کہ یہ غلطی ہی نہیں کیونکہ روپیہ خدا کے لئے جمع کیا جاتا ہے اور یہ بھی خدا کی مخلوق ہیں ان کو ضرورت تھی انہوں نے خرچ کر لیا تو حرج کیا ہو گیا۔ اور اس میں غلطی کیا ہوئی۔ تو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ واضح بات ہے کہ خدا کے لئے ہی روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور سب خدا کے بندے ہیں۔ مگر جب اپنی ذات کے متعلق فیصلہ کرنا ہو تو غلطی کر جاتے ہیں اس کے لئے فیصلہ کرنے والے اور ہونے چاہئیں تو

بسا اوقات انسان سمجھتا ہے

کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں دیانتداری کے ماتحت ہے مگر وہ بے وقوفی اور نادانی ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جنہوں نے کسی طرح مقبرہ بہشتی میں داخل ہونے کی کوشش کی وہ دھوکہ باز تھے۔ بہت سے ان میں ایسے تھے کہ جنہوں نے صرف یہ خیال کیا کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جانا کافی ہے۔ پھر کیوں نہ ہم دنیا میں بھی مال سے فائدہ اُٹھائیں بلکہ میں کہوں گا کہ ایک رنگ میں ان کا ایمان بڑھا ہوا تھا کہ اُنہوں نے سمجھا کہ اگر ہم دھوکہ کرکے بھی مقبرہ میں داخل ہو جائیں گے تو بھی خدا تعالےٰ ہمیں اس میں داخل ہو جانے کی وجہ سے جنتی قرار دے دے گا۔ بے شک ایسے لوگ غلطی پر تھے اور ان کا خیال درست نہ تھا۔ ان کو ضلالت پہنچی اور انہوں نے وصیت کا غلط مفہوم لیا اور دھوکہ میں پڑ گئے مگر وصیت سے

سب سے بڑا فتنہ

ایک اور پیدا ہوا جو خیال میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ اور وہ خلافت کے متعلق فتنہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خیال بھی ہوگا جب آپ نے وصیت لکھی کہ ایسی جماعت بھی ہوگی جو اس کے ماتحت کہے گی کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر اس طرح بھی وصیت ٹھوکر کا باعث ہوئی اور ایسا فتنہ پیدا ہوا جس نے جماعت کو تہ و بالا کر دیا۔ اور ایک وقت تو ایسا آیا کہ سوائے معدودے چند لوگوں کے سب اس طرف ہو گئے کہ خلیفہ کو منتخب کرنا غلط ہے۔ مگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تقریر نے منکشف کر دیا کہ یہ خیال غلط تھا اور خلیفہ کا انتخاب بالکل درست تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جماعت پر روحانیت اور برکات کے نزول کا خاص وقت تھا اور یہ ممکن ہی نہیں کہ مامور کے فوت ہونے کے معاً بعد جماعت گمراہی اور ضلالت پر جمع ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے مامور کو اُٹھا لیا اور جماعت سب سے زیادہ رحم کی مستحق ہو گئی۔ اس وقت خدا تعالےٰ جماعت کو گمراہ ہونے دے۔ پس درحقیقت

سچا فیصلہ وہی تھا

جو جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے متعلق کیا۔ لیکن پھر بھی کچھ ایسے لوگ تھے جن کا خیال ہے کہ خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اور ایک ٹکڑا پراگندہ ہو کر جماعت سے باہر چلا گیا۔ پراگندہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ ان میں کوئی اتحاد نہیں۔ مگر ان میں ایسے لوگ شامل ہیں کہ جو کسی وقت جماعت میں اہمیت رکھتے تھے تو ان کے لئے وصیت ٹھوکر کا موجب ہوئی اور یضل بہ کثیراً ان کے متعلق بھی ظاہر ہوا۔ میں سمجھتا ہوں وصیت کے مسائل ابھی ایسے پیچیدہ ہیں کہ آئندہ بھی ٹھوکر کا موجب ہو سکتے ہیں۔ مگر

"سرو دبستان یاد دہانیدن"

کے مطابق ان کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ اس وقت میں صرف ایک مسئلہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ مسئلہ ہے جس کا اس سال (۱۹۲۶ء) کی مجلس مشاورت میں بھی ذکر ہوا تھا کہ

کس قدر آمد پر کوئی شخص وصیت کرے

اور آمد اور جائیداد پر وصیت ہو نہ ہو۔ میں نے جہاں تک وصیت کو پڑھا ہے کبھی ایک منٹ کے لئے بھی مجھے یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس سے منشاء یہ تھا کہ جو اس زمین میں دفن ہو جائے وہ جنتی ہوگا۔ یہ بات تو ایسی ہے کہ خدا تعالےٰ تو الگ رہا حضرت مسیح موعودؑ کی طرف بھی منسوب نہیں کی جا سکتی۔ یہ وہ تعلیم ہے کہ شروع سے لے کر آخر تک قرآن کریم انکار کر رہا ہے۔ میں تو یہ سمجھ نہیں سکتا کہ کوئی شخص خدا تعالےٰ، رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھنے سے تو جنتی نہ ہو سکے۔ لیکن اس زمین میں دفن ہونے سے جنتی ہو جائے۔ اس طرح تو نعوذ باللہ اس زمین کا خدا تعالےٰ سے بھی بڑا درجہ ہوا کہ اس زمین میں کوئی طاقت ہو سکتی ہے کہ جو اس زمین میں دفن ہو جائے وہ سیدھا جنت میں چلا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ بات قرآن کریم کی تعلیم حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور خود وصیت کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جو منشاء وصیت کا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ادنےٰ قربانی پیش کی جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ جو شخص اس قدر قربانی کرتا ہے اس کے نفس میں اصلاح ہے جو اتنی قربانی کرے اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ جنتی ہے۔ پس اگر وصیت سے اس قسم کی قربانی مراد ہے تو وصیت کو اس کے ماتحت لانا ہوگا۔ اور جس بات میں قربانی نہ پائی جاتی ہوگی وہ وصیت کے خلاف ہوگی۔ میں اس وقت تفصیلات کے متعلق بولنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ جس بات کے بتانے کے لئے کھڑا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ کسی دوست نے بتایا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ چونکہ آجکل روپیہ کی سخت ضرورت ہے اس لئے وصیت کے سلسلے نئے معنے کئے جاتے ہیں۔ اور غرض یہ ہے کہ زیادہ روپیہ وصول ہو گو یہ نہایت نامعقول اعتراض ہے۔ مگر میں اس کا برا نہیں مناتا۔ کیونکہ میں کسی سے اپنے لئے روپیہ نہیں مانگتا بلکہ

خدا کے دین کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے

اور اسی کے لئے میں مانگتا ہوں۔ اگر اس جائیداد سے خلیفہ کی ذاتی جائیداد بنتی اور اس کے رشتہ داروں کو ورثہ میں ملتی تو اعتراض ہو سکتا تھا کہ میں اپنے لئے روپیہ جمع کرانے کے لئے ایسا کر رہا ہوں۔ لیکن اگر یہ مال دین کی خدمت کے لئے صرف ہوتا ہے۔ اور مجھ کو ذاتی طور پر اس سے کوئی نفع نہیں پہنچتا تو پھر اگر میں وصیت کے ایسے معنے کرتا ہوں۔ جن کی رو سے خدا تعالےٰ کے دین کے لئے زیادہ روپیہ جمع ہو سکتا ہے تو یہ میرے لئے [illegible] شرم کی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی وصیت کی غرض یہی بیان کی ہے کہ روپیہ آئے جو دین کی اشاعت [illegible] خرچ کیا جائے تو پھر ہم نے [illegible] ایسے معنے کئے کہ زیادہ روپیہ آ سکے تو

یہ کوئی حرج کی بات نہیں

کیونکہ بات یہ ہے انسان کی دو غرضیں ایسی ہوتی ہیں جو مدنظر ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ

ایسے منافقانہ کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ جن کی وجہ سے دوسروں کو شکنجہ میں کس سکے۔ اور دوسرے ذاتی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے وصیت کے معاملہ میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔ پھر مجھے اس اعتراض پر کیا رنج ہو سکتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر اس رنگ میں یہ بات کو بدہ جاسکے۔ تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جو لوگ حقیقت کے یہ معنی کرتے ہیں کہ خواہ کوئی کتنی ہی قلیل رقم ادا کرے اس کی وصیت ہوجاتی ہے۔ ان کا یہ مقصد ہے کہ وہ بغیر کچھ دیئے مقبرہ میں داخل ہو جائیں اگر ان کا حق ہے کہ یہ کہیں کہ وصیت کو مال کی قربانی اس لئے قرار دیا جاتا ہے کہ اس سے زیادہ روپیہ وصول ہو تو دوسروں کا بھی حق ہے کہ وہ کہیں کہ ان کا یہ مطلب ہے کہ بغیر کچھ دیئے داخل ہو جائیں۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ

وصیت کے نئے معنے

اس لئے کئے جاتے ہیں کہ روپیہ آئے اگرچہ اس کا خیال نہایت بے ہودہ ہے مگر مجھے اس پر غصہ نہیں کیونکہ میں یہی چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے بعد میں محمد صلعم کے عشق میں مخمور ہوں اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔ اسی طرح میں کہتا ہوں اگر وصیت کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کی خاطر مال جمع کرنے سے مجھ پر لالچ کا الزام آتا ہے تو بے شک میں اس سے بھی بڑا لالچی ہوں۔ جس قدر مجھے کوئی کہہ سکتا ہے۔ اگر وصیت کے الفاظ مجھے اجازت دیتے تو میں کہتا کہ ⅓ سے کم کی وصیت نہیں ہو سکتی۔ لیکن افسوس الفاظ اس لالچ کی اجازت نہیں دیتے۔ پس مجھے تو خدا کے دین کے لئے روپیہ جمع کرنے کی اس سے زیادہ حرص اور لالچ ہے۔ جس قدر کوئی کہہ سکتا ہے۔ اگر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے خلاف کا خیال نہ ہوتا اور پھر مختلف طبائع کا خیال نہ ہوتا۔ تو میں اس وقت کی ضروریات کے مطابق یہی فیصلہ کرتا کہ ⅓ کی وصیت کی جاسکے۔ اب میں ایسا تو نہیں کر سکتا لیکن

میرا عقیدہ یہی ہے

کہ یہ ہو جائے۔ جب احمدیت ترقی کرے گی۔ ہماری جماعت کے لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں گی۔ تو اس وقت ⅓ حصہ کی وصیت کافی نہ ہو گی۔ اس وقت سلسلہ کی باگ جن کے ہاتھ میں ہوگی۔ اگر وصیت کے لئے ⅓ ضروری قرار دے تو جائز ہوگا۔ مگر ابھی وہی زمانہ ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں تھا۔ اس لئے ابھی یہ حکم نہیں دیا جا سکتا۔ گو دل یہی چاہتا ہے کہ زیادہ روپیہ آئے اور ⅓ حصہ کی وصیت کی جائے مگر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جب آمدنی زیادہ ہوگی۔ مال و اموال کی کثرت ہوگی۔ اور ⅓ حصہ داخل کرنا کوئی بات ہی نہ ہوگی۔ مگر اب تھوڑی جماعت ہے جس نے بہت بوجھ اٹھانا ہے۔ اور جماعت کو مختلف قسم کی تکلیفوں کا سامنا ہے لیکن جب اس قسم کی تکلیفیں نہ ہوں گی ایسے زمانہ میں اگر وصیت کے چندہ کو انتہائی حد تک بڑھا دیا جائے تو یہ بھی جائز ہوگا۔ کیونکہ اصل غرض اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

مالی قربانی کا موقع

دینا ہے اور مال زیادہ ہو تو زیادہ دینے سے ہی قربانی ہو سکتی ہے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فرماتے کہ جو شخص وصیت کے بغیر مرے وہ دوزخی ہے تو میں کہتا وصیت کو وسیع کرو۔ لیکن جب آپ نے یہ نہیں لکھا اور وصیت کے بغیر بھی لوگ جنت میں جا سکتے ہیں تو معلوم ہوا کہ وصیت اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے ہے اور اگر کسی وقت ⅓ حصہ کی قربانی اعلیٰ نمونہ کے لئے کافی نہ ہو تو اس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ میں اس کو جائز سمجھتا ہوں آگے اس وقت کے فقہا کیا فقاہت کریں گے یہ ان کی بات ہے

گو اس اعتراض پر مجھے خوشی ہوئی اگر یہ کسی نے کہا ہے۔ لیکن چونکہ میں نے خود یہ معترض سے نہیں سنا۔ اس لئے بالکل ممکن ہے کہ جس دوست نے مجھے یہ سنایا ہے ان کو سمجھنے میں غلطی لگی ہو لیکن اگر یہ صحیح ہے تو میں اعتراض کرنے والے کو

نصیحت کرتا ہوں

کہ بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے منہ سے نکل جانے کے بعد انسان کو پچھتانا پڑتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کسی نے کہا تھا کہ آپ نے فلاں مال کے بانٹنے میں ٹھیک تقسیم نہیں کی آپ نے فرمایا اگر میں نے انصاف نہیں کیا تو اور کون کر سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ ہوں گے جو دین کو برباد کرنے والے ہوں گے۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ یہ خطرناک انجام ہوا۔ جو کچھ معترض نے کہا ہے۔ اس کا یہی مفہوم ہو سکتا ہے کہ ہم دین کے لئے زیادہ مانگتے ہیں مگر یہ کونسی بات ہے۔ جو جائز تدبیر ہو وہ تو ثواب کا موجب ہے۔ مگر ایسی باتیں اپنے نتائج کے لحاظ سے قابل اعتراض ہوتی ہیں۔ گو اپنے الفاظ کے لحاظ سے نہ ہوں دیکھو

قرآن کریم میں آتا ہے

خدا تعالیٰ مسلمانوں کو فرماتا ہے تم رسول کو راعنا نہ کہو گو تمہاری نیت اس لفظ سے یہ نہیں ہے کہ تم رسول کی ہتک کرو مگر یہ لفظ ہتک کرنے والا ہے اگر تم اس لفظ کو استعمال کرو گے تو تم سے انعام چھین لئے جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو انبیاء کے متعلق کس قدر غیرت ہوتی ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کو اپنے انبیاء کی غیرت ہوتی ہے گو ان کی ذاتی خوبیاں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ اور خلفاء میں ان کے مقابل پر کمزوریاں ہوتی ہیں۔ ان میں انبیاء کی طرح معصومیت نہیں ہوتی۔ مگر جس مقام پر ان کو کھڑا کیا جاتا ہے اس کی غیرت کی وجہ سے ان پر اعتراض کرنے والے بھی ٹھوکر سے نہیں بچ سکتے۔ تو میں ہے اگر کسی کو

اپنے ایمان کی فکر

نہ ہو تو نہ ہو مگر مجھے ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت جیسی سلامت ایمان والی مجھے ملی تھی اس سے بڑھ کر چھوڑ جاؤں۔ پس ایسے الفاظ اپنے منہ سے نکالو جو خدا تعالیٰ کی غیرت کو بھڑکانے والے ہوں اور ایسی باتیں مت کرو۔ جن کا تمہیں صحیح علم نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "هَلْ شَقَقْتَ قَلْبَهٗ" کیا تم نے اس کا سینہ پھاڑ کر دیکھ لیا تھا۔ میں کہتا ہوں ایک منافق کو جو حق اسلام دیتا ہے وہ خلیفہ کو بھی ضرور ملنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایسا منافق جو تلوار سے جنگ کر رہا ہو وہ اگر کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کی بات کو قبول کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا دل چیر کر کسی نے نہیں دیکھ لیا۔ جب یہ ادنیٰ ترین حق ہے جو اسلام منافق کو بھی دیتا ہے تو میں یہ نہیں سمجھتا کہ خلیفہ ہونے پر یہ حق کیونکر اس سے چھینا جا سکتا ہے پس ایسی باتیں نہ کرو جن کا علم نہ ہو۔ پھر میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ

وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے

وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ماپنے کا۔ اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اعلم ہوں اس معاملہ کے متعلق بارہ وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ابھی میں اصل مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا مجھے اس بارہ میں دوستوں سے مشورہ کرنا ہے مگر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے لوگوں میں

قربانی اور ایثار

کے جذبات پیدا کرے اور ہم اس کے قرب کو حاصل کر سکیں اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں ؛

(الفضل $\frac{7}{91}$ ۵)

جلسہ ہائے مصلح موعود کی مزید رپورٹیں

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے سلسلہ میں ہفتہ زیبائش اعت میں مندرجہ ذیل مقامات سے کامیاب جلسے منعقد ہونے کی مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں :-
شیموگہ۔ مظفرپور۔ غازی آباد۔ جماعت احمدیہ سونگڑہ۔
افسوس گنجائش نہ ہونے کے باعث تفصیلات درج نہیں کی جا سکتیں۔

مظفرپور میں تقریب عید

مظفرپور میں ۸ رمارچ کو عید الفطر منائی گئی۔ دوسرے روز رات کے وقت محترم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب نے رؤساء شہر کو عید ڈنر دی جس میں ہندو، سکھ، مسلم معززین نے شرکت کی۔ کھانے سے قبل خاکسار نے تعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں لفظ عید اور لفظ انسان کی تشریح کر کے قرآن کریم و احادیث۔ گرنتھ صاحب اور گیتا وغیرہ سے حوالے پیش کئے اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اربعین سے مشہور حوالہ پیش کیا۔
خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ مقیم مظفرپور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا علم کلام

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۱ء

(۳)

براہین احمدیہ کی اشاعت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۸۰ء

تا ۱۸۸۴ء میں "براہین احمدیہ" نامی کتاب تصنیف فرمائی جو اسلام کی حقانیت اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی صداقت کے بارہ میں دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے مزین ہے۔ اس کتاب میں پیش کردہ دلائل کو توڑنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام بھی آپ نے مقرر فرمایا۔ مگر کسی کو ایک کتاب کا علمی رد اور جواب لکھنے اور انعام حاصل کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ چنانچہ اس کتاب کی شان و اہمیت کا مخالفین احمدیت نے بھی اقرار و اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ

۱۔ مولوی محمد حسین بٹالوی اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے"۔

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹)

۲۔ اخبار "منشور محمدی" نے لکھا ہے کہ:۔

"کتاب براہین احمدیہ ثبوت قرآن و نبوت میں ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے کہ جس کا ثانی نہیں"۔

(بحوالہ ریویو اردو ماہ فروری ۱۹۴۲ء)

جلسہ مذاہب عالم لاہور میں حضور کے علم کلام کی نمایاں فتح

دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور میں مذاہب عالم کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔ اس کانفرنس میں مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی تعلیم بیان کریں۔ اور اس غرض کے لئے چند اصول سوالات مقرر کر کے اظہار خیالات کی دعوت دی گئی۔ ہندو۔ عیسائی۔ سکھ برہمو۔ اور مسلمان وغیرہ سبھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ اس لئے حضور نے بھی مقررہ سوالات پر ایک مضمون لکھا اور خدا تعالیٰ سے علم پا کر پہلے سے بذریعہ اشتہار اعلان کر دیا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میرا یہ مضمون سارے مضمونوں پر غالب رہے گا۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کو ایک نمایاں فتح حاصل ہوگی۔

(اشتہار ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء)

چنانچہ جب اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھ کر سنایا۔ تو اس کے آگے سارے مضامین ماند پڑ گئے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا۔ کہ چونکہ مضمون لمبا تھا اور مقررہ وقت پر ختم نہ ہو سکا اسلئے لوگوں کی متفقہ خواہش پر صرف اس مضمون کی خاطر جلسہ کا ایک دن بڑھایا گیا مسلم اور غیر مسلم۔ دوست اور دشمن سب نے بالاتفاق اقرار کیا کہ یہ مضمون واقعی سارے مضمونوں پر غالب رہا ہے۔ الغرض آپؑ کو ایک ایسے پلیٹ فارم پر جس پر ساری قوموں کے قابل ترین علماء اور وکیل جمع تھے ایک نمایاں فتح نصیب ہوئی اور اس سے وہ قرآنی وعدہ بھی پورا ہوا کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو اس کے ذریعہ اسلام کو سارے مذاہب پر غلبہ حاصل ہوگا۔

یہ مضمون ایک کتاب کی صورت میں چھپ چکا ہے جس کا نام اردو میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور انگریزی میں اس کا نام ٹیچنگز آف اسلام "Teachings of Islam" ہے اس کتاب کے مطالعہ سے سلطان القلم حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے علم کلام میں زور قلم کا اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

ہستی باریتعالیٰ علم کلام کی بنیاد ہستی باری تعالےٰ پر ہے۔ ہستی باریتعالےٰ کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت کے وقت مختلف خیالات و نظریات پائے جاتے تھے۔ ہر یہ لوگ از سرِ نو خدا تعالےٰ کے وجود کے ہی منکر تھے۔ کچھ لوگ عقل و فلسفہ کی رو سے اس مقام تک تھے۔ کہ اس دنیا کا کوئی خالق "ہونا" چاہیئے" مگر "ہے" کا مرتبہ ان کو حاصل نہ تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے دونوں قسم کے لوگوں کے مخاطب کرتے ہوئے بتایا کہ خداتعالےٰ ہے۔ وہ زندہ ہے۔ اُس کی صفات ازلی و ابدی ہیں۔ ہم نے اُس کو پایا وہ ہم سے کلام کرتا ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

"وہ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں۔ کہ اُس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے۔ جو تمہیں بچائے گا"۔ (کشتی نوح)

(ب) **زندہ خدا** ہمارا زندہ حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے یہاں تک کہ وہ یقین کروا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے۔ جس کو خدا کہنا چاہیئے وہ دعائیں قبول کرتا اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے"۔ (نسیم دعوت)

(ج) نیز فرمایا ؎

آں خدا نیکہ از و خلق و جہاں بیخبرند
بر من او جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

کہ وہ خدا جس کی مخلوق اور لوگ بے خبر ہیں۔ اُس نے مجھ پر تجلی کی ہے اگر تو اہل ہے تو مجھے قبول کر۔

اسی لئے خدا کی ہستی کے منکروں کو نہایت تحدّی سے فرمایا ؎

بات جب ہو کہ میرے پاس آویں
میرے منہ پر وہ بات کہہ جاویں
مجھ سے وہ گلستاں کا ماں سُنیں
مجھ سے وہ صورت و جمال سُنیں
آنکھ پھوٹی تو خیر کان سہی
نہ سہی یونہی امتحان سہی

(در ثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زوردار علم کلام کا ہی یہ اثر تھا کہ بعد میں علماء اسلام کی تحریرات میں بھی زندہ مذہب۔ زندہ اسلام۔ زندہ خدا اور زندہ رسول وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے جانے لگے۔ مگر اس زندگی کا منبع اور ماخذ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات و ملفوظات تھے۔

الہام الٰہی برہمو سماج کا یہ عقیدہ تھا کہ خدا تعالےٰ کا بندے سے کلام کرنا محال ہے۔ اُدھر مسلمانوں کے بعض فرقوں کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ کسی بندے سے کلام نہیں کرتا اور نہ کرے گا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے دونوں قسم کے عقائد و نظریات کی تردید فرمائی۔ اور بتایا کہ گو خدا تعالےٰ نہ لطیف اور غیر محدود ہے وہ ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتا مگر وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اگر اس کے کلام کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ تو بندے اور خدا کے تمام تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رُخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ کلام الٰہی مذہب کی زندگی کا ثبوت اور اس کا شیریں ثمر ہے۔ ورنہ خدا کا وجود محض ایک خشک فلسفیانہ خیال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضور مسلمانوں کے اس غلط مروجہ عقیدہ پر کہ قرآن کے بعد کوئی وحی نہیں۔ افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی مگر وحی ختم نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے جس دین میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مُردہ ہے۔ اور خدا اُس کے ساتھ نہیں"۔ (کشتی نوح)

نیز فرمایا ؎

ہے غضب کہتے ہیں اب وحی خدا مفقود ہے
اب قیامت تک ہے اس اُمت کا قصوں پر مدار
گو سری وحی خدا کیوں تو ڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کیلئے ہے جائے عز و افتخار
یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہو مشکِ تتار
ہے خدادانی کا آلہ بھی یہی اسلام میں
محض قصوں سے نہ ہو کوئی بشر طوفاں سے پار

نیز فرمایا کہ

(باقی صفحہ ۱۰ پر مسلسل)

... ہمارا معاملہ ہے الٰہی قانون قدرت ہمارے لئے اب بھی وہی ٹوٹ گیا ہے جو پہلے تھا تو پھر روحانی قانون قدرت اس زمانہ میں کیوں بدل گیا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ وحی الٰہی پر آئندہ کے لئے مہر لگ گئی ہے وہ سخت غلطی پر ہیں۔"

(چشمۂ معرفت ص۸۲)

حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب میں اس امر کی صراحت فرمائی۔ کہ خدا تعالیٰ کی صفات ازلی ابدی ہیں۔ ان میں کوئی تعطل نہیں۔ وہ اگر سمیع و بصیر اور علیم وخبیر ہے۔ تو ساتھ ہی کلیم بھی ہے۔ اس لئے صفت "کلیم" میں بھی کوئی تعطل نہیں ہو سکتا۔ "کلام" ہی تو اس کی زندگی کی علامت اور ہستی کی دلیل ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے کرتا ہے پیار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف و تقاریر میں اپنے الہامات کو پیش اور شائع کرتے ہوئے فرمایا کہ

"وہ زندہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اس قادر و قیوم ہستی کا مجھ ناچیز سے کلام کرنا اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اور اب بھی ان پر اپنا الہام نازل کرتا ہے۔ ..."

خدا تعالیٰ کی ہستی کی یہ ایسی عقلی دلیل ہے اور نہ ہی نقلی۔ بلکہ یہ وہ خیالی اور عملی دلیل تھی جس کا کبھی بھی کوئی گروہ یا جماعت کے پاس نہ کوئی جواب تھا اور نہ ہی رد۔ اور سب اس میدان میں آپ کے مقابلہ میں عاجز و بے بس نظر آتے تھے۔ حضور کس یقین کے ساتھ فرماتے ہیں:-

"یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں۔ تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب کی روشنی ہے ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کرسکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے۔ اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔" (تجلیات الٰہیہ)

قبولیت دعا مسلمانوں میں ایک طریق معتزلی مسالک کی دہریت اور فلسفہ جدیدہ سے متاثر ہوکر اور خود اپنی روحانیت کو کھو کر اس بات کا قائل ہوتا جا رہا تھا کہ دعا محض ایک عبادت ہے۔ یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ دعا سن کر کوئی نتیجہ پیدا کرتا ہے کیونکہ دنیا میں قانون نیچر جاری ہے اس کے ماتحت جو ہونا ہے وہ ہو کر ہی رہے گا اس امر مقدر پر دعا کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتی ہندوستان میں اس گروہ کے لیڈر سر سید احمد خان صاحب مرحوم تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس عقیدہ کے خلاف اپنا رسالہ "برکات الدعا" تصنیف فرمایا جس میں دعا کی برکات اور قبولیت دعا کے بارہ میں اپنے تجربات کو بیان فرمایا۔ اور سر سید مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں ہے۔۔

اے کہ گوئی گر دعاہا را اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زیں اسرار قدرتہائے حق
قصہ کوتہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب

کہ اے انسان جو تو کہتا ہے کہ اگر دعاؤں میں اثر ہے تو وہ کہاں ہے تو جلدی سے میرے پاس آ کہ میں تجھے وہ اثر سورج کی طرح دکھاؤں۔ ہاں تو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے اسرار کا انکار نہ کر۔ بات مختصر کر اور ہم سے ایک قبول شدہ دعا کا نمونہ دیکھ۔

ان اشعار میں جس خاص واقعہ قبولیت دعا کا ذکر ہے وہ واقعہ لیکھرام پشاوری کا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور پیشگوئی کے نتیجہ میں قتل ہوا تھا۔ ورنہ قبولیت دعا کے بے شمار واقعات سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے

متذکرہ رسالہ برکات الدعا میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا کی اہمیت و عظمت کو کیا ہی پیارے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو اولیاء کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھاتے رہے ہیں۔ اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

(برکات الدعا)

ایک دوسرے مقام پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قبولیت دعا کے طریق کو یوں بیان فرمایا کہ

"جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دعا قبول ہو گی۔ اور خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا۔ جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا۔ جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا بلکہ تیری بدظنی ہی تجھے محروم رکھے گی ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق و صفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں۔ وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔" (کشتی نوح)

قبولیت دعا کے بارہ میں تحریری

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قبولیت دعا کا صرف طریق ہی نہیں بیان فرمایا۔ بلکہ قبولیت دعا کے اپنے تجربات و مشاہدات کو اس صراحت کی دلیل ٹھیرایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

"میرا خدا جو زمین و آسمان کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی میری برابری کر سکے۔ تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔"

(اربعین)

۱۸۹۶ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے علماء کی تکذیب و تکفیر کے مسلسل اصرار کو دیکھ کر ان کو روحانی فیصلہ یعنی "مباہلہ" کی دعوت دی۔ اور اس مباہلہ میں اپنی دعا کے اثر کو کیسے متحدیانہ انداز میں بیان فرماتے ہیں:۔

"میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے گا جب تمام لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آئیں۔ ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا۔ تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور میں ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا۔" (انجام آتھم ص۶۷)

مگر امر واقعہ یہ ہے۔ کہ مخالف علماء کو مقررہ شرائط کے ماتحت قبولیت دعا کے اس روحانی مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کی روحانی میدان میں شاندار کامیابی تھی۔ (باقی)

زکوٰۃ

اسلام کے اہم رکنوں میں سے ایک رکن ہے اس کی ادائیگی ہر صاحب نصاب پر فرض کی گئی ہے۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر

احباب جماعت کی طرف سے اظہار تعزیت

مدراس

جماعت احمدیہ مدراس کا یہ اجلاس بحرم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم سیٹھ صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ غریبوں اور مسکینوں کی امداد۔ سلسلہ کا درد۔ اشاعت لٹریچر کا ولولہ آپ میں خاص طور پر تھا۔ آپ کی وفات سے جماعت میں ایک خلا پیدا ہوگیا ہے۔ ہم بارگاہ رب العزت میں کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور آپ کے مدارج کو بلند فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اسی طرح سیٹھ صاحب مرحوم نے جو پاکیزہ مشن جاری کیا تھا۔ اسے بارکا رکھنے بلکہ اُسے بڑھانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

ہبلی

اخبار بدر مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۲ء کے ذریعہ یہ افسوسناک خبر معلوم ہوئی کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے ایک دیرینہ مجاہد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپکی ذات گرامی کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ آپ ایک معروف ہستی تھے جو قریباً پچاس سال تک ہر جہت سے اسلام اور احمدیت کی ترقی میں کوشاں رہے اور بہت سا تبلیغی لٹریچر وکتب شائع فرمائیں۔ جنوبی ہند میں جب ہبلی جماعت کا قیام عمل میں آیا تو پہلے جلسہ میں آپ ہبلی تشریف لائے تھے اور ایک ایمان افروز تقریر کے ذریعہ جلسہ سے خطاب فرمایا۔ اور ہم سب آپ کی تقریر سے بڑے ہی محظوظ ہوئے۔ آپ کی صورت ایک نورانی صورت تھی اور آپ کی ہر بات سے اسلام و احمدیت کا درد اور عشق ظاہر ہوتا تھا۔

آپ کا وجود سلسلہ کے لئے ایک مفید اور بابرکت وجود تھا۔ جماعت احمدیہ ہبلی کو آپ کی وفات سے بڑا ہی صدمہ ہوا ہے۔ ہماری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی بیگم صاحبہ صاحبزادگان صاحبزادیوں اور دیگر عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار ایچ ایم منڈاگمر
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہبلی

جماعت احمدیہ لاہور

جماعت احمدیہ لاہور حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم کی وفات پر اپنے دلی صدمہ اور رنج کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم غایت درجہ مخلص اور بے انتہا قربانی کرنے والے بزرگ تھے۔ دین کے لئے مالی جہاد میں اور اشاعت لٹریچر میں جو بے نظیر خدمات آپ نے سرانجام دیں آئندہ نسلیں فراموش نہیں کر سکیں گی۔

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کی وفات ایک جماعتی اور دینی سانحہ ہے۔ اس سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی اپنے خاص و خالص فضل اور رحم سے پُر کرسکتا ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ مقام ان کو عطا فرمائے اور ان کی آل۔ اولاد اور دیگر اقارب کو انہی کی طرح دین کے لئے قربانیاں کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق وافر عطا فرمائے اور ان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی صحیح توفیق عطا فرمائے اور اپنی خاص رحمت سے صبر جمیل عطا فرمائے آمین

اسداللہ خان
امیر جماعت احمدیہ لاہور

سونگھڑہ

جماعت احمدیہ سونگھڑہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندرآباد کی وفات پر انتہائی رنج وافسوس کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت سیٹھ صاحب کا وجود سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی قابل قدر وجود تھا اور آپ خلافت ثانیہ کے ابتداء میں شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ لیکن باوجود پیچھے آنے کے آپ کو نیکی تقویٰ۔ خدمت دین کی جو توفیق ملی ان کی وجہ سے بہت آگے نکل گئے۔ چنانچہ حضرت اقدس نے آپ کی خدمات اور قربانیوں کی بناء پر آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ممبر نامزد کر دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام پر فائز فرمائے۔ اور آپ کی بیگم صاحبہ اور افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلاتے ہوئے اسلام واحمدیت کی والہانہ خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب جماعت نے حضرت سیٹھ صاحب کا جنازہ غائب پڑھا۔ اور یہ تعزیت نامہ باتفاق منظور کیا۔

سید مبشر الدین احمد عفی عنہ
امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک۔ اڑیسہ

یادگیر

نو لیاڈ گیر کی تمام جماعت احمدیہ الحاج حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کی رحلت پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ کی رحلت بالخصوص جماعت ہائے دکن اور بالعموم سارے ہندوستان کی جماعتوں کے لیے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔

آپ کا وجود سلسلہ کے لئے بہت بابرکت تھا۔ آپ کی بے نظیر خدمات تمام احمدیوں کے لئے ایک نمونہ ہے جماعت احمدیہ یادگیر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

خاکسار محمد عبدالحی احمدی
امیر جماعت احمدیہ یادگیر

او۔ ایم۔ پی کٹک

جماعت احمدیہ او ایم پی کٹک اڑیسہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کی وفات حسرت آیات کی خبر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم اگرچہ صحابی نہ تھے مگر اپنے عمل کی رو سے صحابی سے کسی طرح کم بھی نہ تھے

حضرت والد بزرگوار سیٹھ عبداللہ الہ دین رضی اللہ عنہ

از مکرم سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین صاحب خلف الرشید حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد

میرے محترم والد ۱۲ جنوری کی شام قریباً ۷ بجے اپنے مولا کریم کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عاجز اور ہمارے خاندان کا ہر فرد جتنا بھی خداوند کریم کا شکر بجالائے وہ کم ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل اور حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی والہانہ دعاؤں کے طفیل حضرت والد بزرگوار کو اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے چن لیا اور انہیں ایسی عدیم المثال دینی خدمت کرنے کی توفیق دی جو تاقیامت لوگ ان کو دعائیں دیتے رہیں گے

اپریل ۱۹۱۴ء میں جب آپکی عمر قریباً ۲۶ سال کی تھی تو انہیں احمدیت کو قبول کرنیکی توفیق ملی۔ آپ نے اپنی قبولیت احمدیت کی داستان خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان کے عنوان پر شائع فرمائی آپکا دینی لٹریچر اردو انگریزی اور دیگر زبانوں میں بکثرت شائع ہوا اور اکناف عالم میں پھیلتا رہا خداتعالیٰ نے مثلاً ہزاروں خیالات حق کو اسلام اور احمدیت قبول کرنیکی توفیق بخشی دعا ہے کہ اب عظیم الشان کام ہم جو آپکی اولاد ہیں انہیں اپنے فضل سے عرصہ دراز تک نہ صرف قائم رکھنے بلکہ اس میں مزید ترقی کرنے کی توفیق بخشے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی کے کئی پہلو ہیں جو نہ صرف ہر مخلص احمدی کیلئے بلکہ ہر انسان کیلئے بطور مشعل راہ ہے۔ آپکی سیرت کا نمایاں پہلو خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنیکا تھا اور جس والہانہ انداز میں آپ نے اس مقدس مقصد کے حصول کیلئے جدوجہد کی اسکے نتیجہ میں خداتعالیٰ نے آپکے وجود کو سراپا خدانما وجود بنا دیا۔ اکثر نے آپکے چہرہ پر نور دیکھا جو صرف مقرب کو ہی خداتعالیٰ اپنے فضل سے عطا فرماتا ہے۔ اسوقت آپکے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ مقصود نہیں بلکہ مختصراً اس عظیم الشان ہستی کے تعلق کی ایک جھلک دکھانا مقصود ہے یہ کہنے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت والد بزرگوار کا وجود بے انتہا برکات کا حامل تھا آپکی وفات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے الہ دین خاندان کیلئے ایک بے نظیر خدا پرست انسان چل بسا اور جنوبی ہند کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہوگیا۔ آپکے انتقال سے ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جسکو اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے پُر کرسکتا ہے۔ وہ بہتوں کیلئے مجسم نور تھا اور آپکی سیرت اور محبت ہزارہا لوگ نے معرفت سفینہ بنا رکھا ہے بلکہ اپنے نفس میں ایک انقلاب پیدا کیا جو احمدیت کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے۔ اس صدمہ پر جو تعزیتی تار اور خطوط آرہے ہیں وہ ہمارے لئے ڈھارس کا باعث ہوئے ہیں اور اس المناک صدمہ کو برداشت کرنے کی طاقت ہم میں

بعد میں آ ستہ مگر اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے سابقون الاولون میں شامل ہو گئے آپ نے جو سلسلہ کی خدمات سرانجام دی ہیں اور جو مدد فرمائی ہے وہ آپ کو قرون اولی سے ملاتی ہیں۔ آپ کو خاندان نبوت کے ساتھ والہانہ محبت بلکہ عشق تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نہایت ہی منظور نظر تھے حضور کبھی آپ سے بڑی محبت سے پیش آتے تھے۔ آپ نے بیشمار کتب اور ٹریکٹ سلسلہ کی تائید میں شائع کر کے اپنے آپ کو ایک ممتاز وجود ثابت کیا ہے

ہم ممبران جماعت احمدیہ او۔ایم۔پی کٹک مولا کے حضور مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کرتے ہیں اور خاندان حضرت سیٹھ صاحب کے افراد سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین) نیز جان مولا کریم مرحوم کی روح کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ہماری جماعت کو ان کا نعم البدل بھی عطا کرے آمین۔

خاکسار سید ابو صالح عفی اللہ عنہ
صدر جماعت احمدیہ او۔ایم۔پی کٹک ۳
اڑیسہ ہندوستان

شموگہ میسور اسٹیٹ

مکرم سیٹھ علی محمد صاحب کی تار اور اخبار بدر سے حضرت سیٹھ صاحب کی المناک وفات کی خبر ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مقامی جماعت نے مورخہ ۲ر مارچ بعد نماز جمعہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی اور حسب ذیل قرارداد پاس کی۔ جماعت احمدیہ شموگہ حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ عنہ جیسی مقدس ہستی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور اسے ایک بہت بڑا قومی نقصان سمجھتی ہے۔ ایسے وجود سینکڑوں سال کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ دعا ہے کہ مولا کریم مکرم کی مقدس روح کو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب خاص میں جگہ عطا کرے آمین۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اُن کا حافظ و ناصر ہو اور ایسے مقدس وجود کے انتقال سے جو خلا جماعت میں پیدا ہو اسے جلد سے جلد پورا [illegible]

خادم سید مدار
نائب صدر جماعت احمدیہ شموگہ

جمشید پور

ہم ممبران جماعت احمدیہ جمشید پور حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی وفات پر ملال کی خبر سن کر بہت ہی غمگین ہیں اور خدا اسے قادر و غفار کے دست بستہ ملتجی ہیں کہ وہ حضرت موصوف کو اپنی چادر رحمت میں ڈھانک لے اور جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں متمکن فرما دے اور اُن کے پسماندگان نیز جماعت احمدیہ کے افراد کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

آپ کی وفات نے جماعت سے ایک مخلص ترین وجود کو جدا کر دیا ہے۔ مولا کریم اس خلا کو جلد از جلد پُر فرما دے آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار سید حمید الدین احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جمشید پور

جلسہ تقسیم انعامات مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام مڈل سکول قادیان

قادیان ۱۵ر مارچ۔ آج بعد نماز ظہر احاطہ مدرسہ احمدیہ میں تعلیم الاسلام مڈل سکول و مدرسہ احمدیہ قادیان کی طرف سے تقسیم انعامات کی تقریب زیر صدارت جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔اے ناظر بیت المال عمل میں آئی۔ اس تقریب میں خصوصی مدعوین میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے ممبر صدر انجمن احمدیہ اور مکرم قریشی عطاء الرحمن صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ جملہ نظارتوں کے معاون ناظر صاحبان خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ عزیز عبد الکریم صاحب ناصر ملکانہ متعلم مدرسہ احمدیہ نے سورۃ الفرقان کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور عزیز شکیل احمد متعلم تعلیم الاسلام سکول نے "نونہالان جماعت سے خطاب" پر مشتمل حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہٗ عزیز مظہر الحق متعلم تعلیم الاسلام سکول نے ایک پنجابی نظم سنائی جس میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں جماعت احمدیہ کی اکناف عالم میں تبلیغی مساعی کو بڑے ہی مؤثر انداز میں نظم کیا گیا تھا۔ اس کے بعد پہلے نمبر پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے ادارہ کی رپورٹ پیش کی اور ضروری اعداد و شمار پیش کر کے اس دینی درسگاہ کی تدریجی ترقی کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے اس وقت ہمارے مدرسہ میں بہت ہی کم طالب علم ہیں مگر روحانی سلسلہ میں یہ صورت عام ہوتی ہے۔ آپ نے سالانہ نتائج کے خوش کن اعداد و شمار پیش کئے۔ آپ نے بتایا کہ سلسلہ کے بعض مخیر دوستوں کی خاص اعانت سے ایک طرف مدرسہ کی لائبریری کے لئے معتد بہ روپیہ کی نئی کتب کا اضافہ کیا گیا ہے دوسری طرف سکول کا خوشنما اور پائدار فرنیچر بھی مہیا ہو گیا ہے جس پر ہم ان دوستوں کے تہ دل سے ممنون ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ نے بتایا کہ سال رواں میں تین طلبہ پنجاب یونیورسٹی سے امتحان مولوی فاضل میں شرکت کر کے کامیاب ہوئے ہیں ان میں سے ایک تو اسی مدرسہ میں تعلیمی خدمت پر مامور کئے گئے ہیں ایک حیدرآباد میں بسلسلہ تبلیغ متعین ہو چکے ہیں تیسرے طالب علم عنقریب تبلیغ کے لئے بھیجے جانے والے ہیں آپ نے اپنی رپورٹ میں حافظ کلاس کا بھی ذکر کیا جو بفضلہ تعالیٰ جاری ہے اور فی الحال دو طالب علم قرآن کریم حفظ کر رہے ہیں

دوسرے نمبر پر مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر قائم مقام ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول نے اپنے مدرسہ کی رپورٹ پیش کی آپ نے سکول کے پرائمری حصہ کے دو سال کے لئے سرکاری طور پر منظور ہونے اور اس کے لئے مزید جدوجہد کرنے کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ ٹرینڈ عملہ نہ ہونے کے باعث مڈل سیکشن کی منظوری تا حال نہیں مل سکی۔ آپ نے سکول کے اعلیٰ نتائج کے اعداد و شمار پیش کئے۔ آپ نے جماعت کے مخیر دوست کی اعانت سے سکول کے نئے فرنیچر مہیا ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور اعانت کرنے والے دوست کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے سکول کی عمارت کی خستہ حالت اور کمروں کی تنگی کا ذکر کیا۔

ہر دو رپورٹوں کے بعد محترم صدر جلسہ نے مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام سکول کے جماعت کے کل نمبروں میں اول دوم اور دینیات میں اول دوم آنے والے طلبہ کو انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد جناب ناظر صاحب بیت المال نے صدارتی تقریر کی جس میں بچوں کی صغر سنی میں انکی تربیت پر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی اور اساتذہ کرام کو بچوں کی نفسیات کے مطابق تعلیم دینے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا یہ چھوٹے چھوٹے بچے کل کو بڑے ہونے والے ہیں اور جماعت کی ذمہ داری انہیں پر پڑنے والی ہے۔ اسلئے ادب، نظم، ضبط، صفائی، باہمی ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنا ہم سب کا مشترکہ کام ہے۔ سکول کی عمارت کی درستی کے سلسلہ میں آپ نے یقین دلایا کہ صدر انجمن احمدیہ نے آئندہ سال کے بجٹ میں ایک معقول رقم اس غرض سے رکھی ہے بجٹ فراہم ہو جانے پر جلد از جلد سکول کی عمارت کو خاطر خواہ طور پر درست کروایا جاسکے گا۔ اس موقعہ پر مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال نے محترم صاحبزادہ صاحب سے بھی اساتذہ و طلبہ کو خطاب کرنے کی خواہش کی جس پر محترم صاحبزادہ صاحب نے مؤثر انداز میں آج کی تقریب کی ایک خامی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایسے موقعہ پر طلبہ کے والدین اور سرپرستوں کو بھی بلایا جانا چاہیئے۔ بالخصوص انعام حاصل کرنے والے بچوں کے والدین کو تا وہ اپنی اور اپنے عزیز کی محنت کا ثمرہ دیکھ کر مسرور حاصل کریں۔ اور یہ چیز دوسرے بچوں اور ان کے والدین کے لئے بھی محنت کی ترغیب کا باعث ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ تعلیم و تربیت کا کام جس قدر آسان سمجھا جاتا ہے اسی قدر مشکل بھی ہے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر

کہتے ہیں یورپ کے ناداں کہ یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دین کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

پیش کرتے ہوئے بتایا کہ [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] محنت ہی تھی کہ عرب کے وحشیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] انسان ہی نہیں بلکہ با اخلاق با صفا [illegible] بنا دیا۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے مسلسل محنت اور بڑی جانفشانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے اساتذہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو ایسی جدوجہد اس لئے نہیں کرنی چاہیئے کہ اس سے آپ کو سالانہ ترقیاں مل جائیں یا آپ کی تنخواہ بڑھ جائے یہ انعام تو ایسا نہیں جو قابل ذکر ہو بلکہ آپ لوگ تو قوم کے محسن ہوں گے اور آئندہ آنے والی نسلیں آپ کے احسانات کو کبھی نہ بھول سکیں گی۔ آپ نے فرمایا۔ انسان کی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کا نام زندہ رہے۔ اپنے نام کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنے کی اعلیٰ صورت بہترین طور پر تعلیم دینا ہی ہے۔ آپ نے کہا کہ انہیں درسگاہوں کے فارغ التحصیل طالب علم باوجود بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو جانے اور دنیوی لحاظ سے بڑی عزتوں کے مالک ہونے کے اپنے قابل احترام اساتذہ کی یاد آجانے پر بے اختیار ان کی گردنیں عزت و احترام سے جھک جاتی ہیں۔ اور تہ دل سے اُن کے حق میں دعائیں نکلتی ہیں۔ بس ایسی اعلیٰ درجہ کی نیک نامی لافانی شہرت و عزت کے لئے کوشش کی جانی چاہیئے۔

آخر میں آپ نے انعام پانے والے بچوں کو ان کے والدین اور اساتذہ کو مبارکباد دی۔ بالآخر جناب صدر جلسہ کی خواہش پر محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کی۔ اور یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں ۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۳۲۰۴ میں محمد احمد ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم جاجیوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ جنوری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میں اس وقت درویش ہوں اور قادیان میں درویشانہ زندگی گزار رہا ہوں ۔ مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ -/۵ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔ العبد (دستخط) محمد احمد گواہ شد (دستخط) خواجہ عبد الکریم خالد درویش قادیان ۔ گواہ شد (دستخط) خواجہ عبد الستار درویش قادیان

نمبر ۱۳۲۴۸ ۔ میں ولی الدین ولد محمد بشیر الدین قوم شیخ پیشہ ملازمت انجمن احمدیہ عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت نابالغ ۱۹۵۱ء تاریخ بیعت سن بلوغت ۱۹۵۹ء) ساکن کوکنڈ ڈاکخانہ کوکنڈ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے ۔ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں اور میرا گزارہ اس وقت -/۳۰ روپیہ تعلیمی وظیفہ پر ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میں اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ کو دوں گا ۔ میری وفات کے بعد میری متروکہ جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قائم رہنے کی توفیق بخشے آمین ۔ العبد محمد ولی الدین ولد محمد بشیر الدین صاحب ساکن حال قادیان ۶/۹/۶۰ گواہ شد عطاء الرحمٰن عباسی کارکن نظارت بیت المال ۶/۹/۶۰ گواہ شد فیض احمد گجراتی درویش قادیان ۶/۹/۶۰ ۔

نمبر ۱۳۲۵۴ منکہ علیمہ خاتون کوثر زوجہ شمس العارفین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ر اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے

۱۔ مبلغ چار ہزار روپیہ (-/۴۰۰۰) حق مہر بذمہ میرے شوہر مکرم شمس العارفین صاحب ولد محترم محمد عبد النعیم صاحب مرحوم ہے ۔ ۲۔ ایک ریڈیو سیٹ (ریسیور) دیسی جس کی قیمت مبلغ ۱۷۵ روپے ہے ۔ ۳۔ ایک عدد طلائی ایر رنگ وزنی پونہ تولہ ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کا دسواں (۱/۱۰) حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر بوقت وفات خود کسی قسم کی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری اس وقت وصیت پر میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔ الامتہ علیمہ خاتون کوثر ۔ گواہ شد شمس العارفین خاوند موصیہ موصی نمبر ۱۳۲۳۱ قادیان ۵/۸/۶۰ گواہ شد عبد الغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی نمبر ۱۰۶۷۵ ۵/۸/۶۰

نمبر ۱۳۲۵۸ ۔ میں مبارکہ بیگم زوجہ حافظ اللہ دین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری اس وقت ماہوار آمد کوئی نہیں ۔ البتہ مندرجہ ذیل جائیداد منقولہ ہے ۔

۱۔ حق مہر پانچسو روپیہ بذمہ شوہر خود ... ۵۰۰

۲۔ مشین سلائی قیمتی ڈیڑھ سو روپیہ -/۱۵۰

۳۔ ملکا قیمتی ایک سو سولہ روپیہ -/۱۱۶

۴۔ زیور طلائی کانٹے ۱ تولہ ۔ چھلے ۱ تولہ ۔ ہار رلچھا ۱/۲ ۳ تولہ کل ۱/۲ ۵ تولہ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے سات سو روپیہ ہے

۵۔ زیور نقرئی پازیب ایک جوڑی اس کی موجودہ قیمت گیارہ روپیہ ہے

۶۔ ایک دیگ کلاں مع ڈھکنا جو اس وقت میری بہن کے پاس ہے اور میری اپنی ملکیت ہے اور دو کٹورے لوہے کے ڈھکنوں سمیت ان سب کی قیمت تین سو روپیہ ہے ۔ یہ اشیاء اس وقت میرے قبضہ میں نہیں ہیں بلکہ میری بہن کے قبضہ میں ہیں ۔ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ اس وقت میرے پاس کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میں اپنی اس تمام جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اور میری وفات پر جو میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس سب کے دسویں حصہ کے مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراؤں تو وہ رقم بوقت حساب مجرا کی جائے گی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ الامتہ مبارکہ بیگم ۔ گواہ شد (دستخط) حافظ اللہ دین خاوند موصیہ ۔ گواہ شد (دستخط) خلیل محمود بقلم خود ۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمٰن سیکرٹری وصایا وکیل انجمن احمدیہ قادیان ۱۱/۱/۶۱

نمبر ۱۳۲۵۹ میں عبد الستار خان ولد مکرم نصیب خان صاحب قوم پٹھان پیشہ کاشتکار عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن پینکال ڈاکخانہ نیا بٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱۔ ۱/۲ ۳ گونٹھ زمین دس ہزار فٹ تین ایکڑ بارانی جس کی قیمت اس وقت -/۴۲۷۵ روپیہ ہے اور ایک مکان کچا قیمتی -/۵۰۰ روپیہ موضع پینکال ڈاکخانہ نیا بٹنہ ضلع کٹک میں واقع ہے کل مبلغ -/۴۷۷۵ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

۲۔ میرا گزارہ اس وقت مذکورہ بالا زمین پر ہے ۔ میں اس کی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اور میرے تمام ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ المرقوم قریشی محمد شفیع عابد کارکن دفتر تحریک جدید قادیان ۱/۱/۶۱ ۔ العبد (دستخط) عبد الستار خان ولد نصیب خان حال وارد قادیان ۱/۱/۶۱ گواہ شد سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کوٹ چلہ ۱/۱/۶۱ گواہ شد شیخ محمد محرر نظارت بیت المال ۱/۱/۶۱

نمبر ۱۳۲۶۱ میں عبد الحمید ولد محمد عثمان صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن ادگیر ڈاکخانہ ادگیر ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ۔

۱۔ ایک عدد پختہ مکان واقع ادگیر	۲۵۰۰
۲۔ ۲۴ ایکڑ زمین کاشت	-/۲۰۰۰
	۴۵۰۰

میں اپنی جائیداد قیمتی -/۴۵۰۰ مبلغ چار ہزار پانچسو روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

خاکسار تجارت کرتا ہے اوسط ماہوار آمدنی -/۱۰۰ ایکصد روپیہ ہو جاتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ العبد عبد الحمید احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ادگیر ۱۶/۱۱/۶۰ گواہ شد محمد قاسم احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ادگیر ۱۶/۱۱/۶۰ گواہ شد فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ ۱۶/۱۱/۶۰

شادی و دعوت ولیمہ

میرے برادر نسبتی عزیز بشارت احمد ولد حکیم محمد رمضان صاحب ساکن قادیان کا نکاح میری ہمشیرہ عزیزہ رشیدہ بیگم بنت محمد عبد اللہ صاحب مقیم پاکستان سے ہو چکا تھا عزیزہ کے پاسپورٹ پر قادیان میں آنے پر مورخہ ۱۵ر مارچ کو انکی شادی خانہ آبادی عمل میں آئی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز عصر مبارک بیت الدعاء میں دعا فرمائی۔ اور مورخہ ۱۷ر مارچ کی رات کو محترم حکیم صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ دی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر صاحب اور تقریباً یکصد کے قریب درویشان نے شمولیت فرمائی ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے ۔ آمین ۔ (خاکسار ابن محمد مشری) درویش قادیان)

خبریں

نئی دہلی ۱۸ مارچ ۔ آج شام راشٹرپتی بھون میں ہولی کا ایک گھنٹہ تک پروگرام ہوا ۔ جس میں راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد نے شمولیت کی ۔

پیرس ۱۸ مارچ ۔ فرانس اور الجیریا کے نمائندوں کے درمیان کل ایویان میں پھر بات چیت ہوئی ۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ الجیریا میں جنگ بندی کے متعلق تمام امور کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔ اور اب صرف جنرل ڈیگال کی طرف سے اعلان کیا جانا باقی ہے ۔ جنگ بندی کا وقت قریب تر آنے کے ساتھ ساتھ فرانسیسی انتہا پسندوں کی خفیہ فوج نے ایک عارضی گورنمنٹ قائم کر دی ہے ۔ جو کہ الجیریا کو فرانسیسی رکھنے کے لئے جد و جہد جاری رکھے گی ۔ اس خفیہ فوج کے ایک کمانڈر نے کہا کہ عارضی گورنمنٹ جنرل ڈیگال کی ڈکٹیٹر شپ کو ختم کرنا چاہتی ہے ۔

جنیوا ۱۸ مارچ ۔ ۱۷ دیشوں کے نمائندوں پر مشتمل تخفیف اسلحہ کانفرنس میں شامل ۸ غیر جانبدار دیشوں کے نمائندوں میں پس پردہ مشورے جاری ہیں ۔ جن میں بھارت کے نمائندے شری کرشنا مینن اہم پارٹ ادا کر رہے ہیں امید ہے کہ غیر جانبدار ممبر آئندہ کے لئے ایٹمی طاقتوں کے نمائندوں کے ساتھ الگ الگ ملاقات کریں گے ۔ اور ان سے درخواست کریں گے کہ وہ تجربات سے احتراز کریں ۔ کم سے کم اس وقت تک تجربات نہ کریں جب تک کہ کانفرنس جاری ہے

واشنگٹن ۱۸ مارچ ۔ امریکی وزیر دفاع نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے پاس اتنے راکٹ اور ایٹمی ہتھیار ہیں کہ وہ کسی بھی اچانک حملہ کا مقابلہ کر سکتا ہے ۔ اور حملہ آور دیش کو تباہ کر سکتا ہے ۔ انہوں نے کہا امریکہ کے پاس ۲۰ ڈویژن فوج ہر وقت تیار ہے

ماسکو ۱۸ مارچ ۔ روس کی طاس نیوز ایجنسی نے بیان کیا ہے ۔ کہ روس کی سپریم سوویٹ (پارلیمنٹ) کے انتخابات کے سلسلہ میں آج پولنگ شروع ہو گیا ۔ اس وقت پارلیمنٹ کی ۱۴۲۹ سیٹوں کا چناؤ ہو رہا ہے مسٹر خروشچیف وزیر اعظم روس ماسکو کے ایک حلقہ سے امیدوار کھڑے ہیں ماسکو میں ۲۷۰۰ پولنگ سٹیشن ہیں جہاں صبح چھ بجے پولنگ شروع ہو گیا روس کے دور مشرقی علاقوں اور سائبیریا میں پولنگ سات گھنٹے پہلے شروع ہوا ۔ روس میں تقریباً چودہ کروڑ باشندوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے ۔ وہ اس بار چھٹی سپریم سوویٹ کا انتخاب کر رہے ہیں ۔ سپریم سوویٹ (پارلیمنٹ) دو ہاؤسوں پر مشتمل ہے ۔ انتخاب میں اپوزیشن امیدوار کھڑے نہیں ہوتے ۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ ۔ امریکہ کے صدر مسٹر کینیڈی نے وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف کو خلائی ریسرچ اور خلائی تسخیر کے پروگرام میں تعاون کا چھ نکاتی پروگرام پیش کیا ہے ۔ اس میں موسم یاتی پیشگوئیوں کے کام کے لئے مشترکہ طور پر مصنوعی سیارے چھوڑنے کی تجویز بھی شامل ہے ۔ صدر کینیڈی نے یہ تجاویز ۷ مارچ کو روس بھیجی تھیں ۔ آج ان کا خط شائع کر دیا گیا اس کے مطابق مسٹر کینیڈی نے یہ تجویز بھی رکھی ہے کہ دونوں ملک اپنے اپنے ہاں مصنوعی سیاروں کی نقل و حرکت کا معائنہ کرنے کے لئے ایک مشاہدگاہ قائم کریں ۔ جو ایک دوسرے کے مصنوعی سیاروں کی نقل و حرکت کی اطلاعات ریکارڈ کرے یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ دونوں ملک زمین کے مقناطیسی علاقہ کی چھان بین میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں ۔ انہوں نے چاند کی سطح کی کھوج کرنے اور منگل اور شکر ستاروں تک انسان کو بھیجنے کے لئے مشترکہ کارروائی کرنے کا بھی سجھاؤ دیا ہے اور یہ تجویز بھی رکھی ہے کہ روس مصنوعی سیاروں کی وساطت سے پیغام رسانی کے تجربہ کی امکانی صلاحیت کا جائزہ لینے کے لئے بین الاقوامی پروگرام میں شرکت کرے اور ایک دوسرے کے ٹیکنیکل افراد کو ٹریننگ دیں

برلن ۱۸ مارچ ۔ مشرقی جرمنی کے وزیر خارجہ نے اتحادی سبھا کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھانٹ کو لکھا ہے کہ مشرقی جرمنی اپنی سرزمین میں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری اور ذخیرہ اندوزی ترک کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ مغربی جرمنی بھی ایسا کرے انہوں نے لکھا ہے کہ وہ اس قسم کا وعدہ کرنے اور وسطی یورپ میں ایٹمی ہتھیاروں سے مبرا علاقہ قائم کرنے کے لئے معاہدہ کی بات چیت فوری طور پر شروع کرنے کو تیار ہے ۔

دمشق ۱۸ مارچ ۔ شام کے اخبار "النصر" نے انکشاف کیا کہ عید الفطر کے دن قاہرہ میں صدر جمال ناصر پر ایک قاتلانہ حملہ ہوا تھا ۔ خبر ملی ہے کہ بعض نامعلوم اشخاص نے صدر ناصر کی موٹر پر کئی گولیاں چلائیں ۔ اور وہ بچ گئے ۔ لیکن ان کے باڈی گارڈ کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے ۔ "النصر" نے لکھا ہے ۔ کہ حکومت مصر نے اس خبر کو خفیہ رکھا ۔ اس روز صدر ناصر کے خلاف کثیر مقدار میں اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے ۔ جن میں صدر ناصر پر آمرانہ اور عوام دشمن پالیسی پر عمل کرنے کا الزام لگایا گیا تھا کہ مصری فوج صدر ناصر کے خلاف ہوتی جا رہی ہے

کراچی ۱۸ مارچ ۔ پاکستان کے صدر مارشل ایوب خاں نے پنچایتوں کو سرکلر چٹھی کے ذریعہ ہدایت کی ہے کہ ۱۰۰ بچے اپنے علاقہ میں مذہبی تعلیم دینا شروع کر دیں ۔ اور اس کام کے لئے علماء دین کی خدمات حاصل کی جائیں ۔ لیکن وہ اس قسم کے ہوں جو سیاست میں حصہ نہ لیتے ہوں ۔ اور لوگوں کو اچھے مسلمان بننے کی تعلیم دیں ۔

جنیوا ۱۸ مارچ ۔ سوموار ۱۹ مارچ سے تخفیف اسلحہ کانفرنس کے روزانہ ۲ اجلاس ہوا کریں گے آج کانفرنس میں چھٹی رہی اور مختلف ممالک کے نمائندے آپس میں مشورے کرتے رہے ۔